روزنامہ 1913ء سے جاری شدہ FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

قائمقام ایڈیٹر: فخرالحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 31 دسمبر 2013ء 27 صفر 1435 ہجری 31 فتح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 296

سچے مومنوں کی خصوصیات

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، (اللہ) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، (سب سچے مومن ہیں) اور تو مومنوں کو بشارت دے دے۔ (التوبہ:112)

جلسہ سالانہ کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور بامقصد بنانے کے لئے اس کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ حضور انور کی طرف سے دعاؤں کی تحریک

جلسہ سالانہ قادیان کی حیثیت حضرت مسیح موعود کی بستی کی وجہ سے عالمی جلسہ کی ہے

اختلاف، رعونت اور خود پسندی کو چھوڑ دیں اور آپس میں اتحاد، اتفاق اور محبت پیدا کریں اور اپنے بھائیوں کے لئے دعائیں کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 2013ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 دسمبر 2013ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے جلسہ سالانہ قادیان شروع ہے۔ اس جلسہ کی حیثیت حضرت مسیح موعود کی بستی ہونے کی وجہ سے عالمی جلسہ کی ہے۔ اس وقت بھی 32-33 ممالک کے نمائندے وہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ اس بستی کی بہت اہمیت ہے کہ اس کو دین حق کو دنیا بھر میں دوبارہ پھیلانے کے لئے مرکز بنایا گیا اور اس بستی سے یہ پیغام ساری دنیا میں پھیلا ہے۔ جس طرح اس بستی کی اہمیت ہے۔ اسی طرح اس کے رہنے والوں، اس کے جلسوں اور اس میں شامل ہونے والوں کی بھی اہمیت ہے۔ لیکن یہ اہمیت حقیقت میں اس وقت اجاگر اور بامقصد ہوگی جب ہم اس کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ دیگر ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ روحانیت کا رنگ رکھتے ہیں لیکن قادیان کی فضاؤں اور گلی کوچوں میں رچی بسی حضرت مسیح موعود کی خوشبو روحانیت کے اور ہی ماحول میں لے جاتی ہے اور اس ماحول میں نصیحت کا اثر بھی خاص رنگ میں ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود نے جلسہ کے مقاصد میں فرمایا ہے کہ اس جلسہ کے ذریعہ افراد جماعت کا تعارف بڑھے اور اخوت، پیار، محبت اور مودّت کے تعلقات قائم ہوں۔ جب تک سب کدورتیں مٹا کر، امیری غریبی کے فرق کو مٹا کر اخلاص سے ایک دوسرے کو نہیں ملتے۔ اس وقت تک فائدہ نہیں۔ عہد بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے آپس کی رنجشیں دور کریں، امیری غریبی کے فرق کو مٹادیں، اپنے دلوں کو ٹٹولیں، اپنی تربیت کی کوشش کریں، دنیاوی خواہشات سے دلوں کو پاک کرنا ہوگا، خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کرنا ہوگا، تقویٰ پر نظر رکھنی ہوگی، خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہوگا، نرم دلی اختیار کریں اور بدکلامی سے بچیں، عاجزی وانکساری اختیار کریں اور تکبر وغرور کو چھوڑ دیں، سچائی کے موتی بکھیریں اور جھوٹ سے بچیں اور دنیا کی چکا چوند کو بھلا کر دنیاداروں کیلئے نمونہ دکھائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کے یہ تین دن انتشار روحانیت کے دن ہیں۔ اس تین دن کے کیمپ سے فائدہ اٹھائیں۔ اپنے جائزے لیں کیونکہ جلسہ کے یہ تین دن آپ کی تربیت کے لئے بہترین دن ہیں۔ کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو فائدہ اٹھائے بغیر قادیان سے واپس آئے۔ یا قادیان کا رہنے والا ہو اور پاک تبدیلی پیدا نہ کی ہو۔ پھر اس پاک تبدیلی پر مداومت اختیار کریں۔ علمی تقریریں سنی ہیں تو ہمیشہ دینی علم بڑھانے کی کوشش کرتے رہیں۔ وہ نہیں بننا جو کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ مستقل پاک تبدیلی پیدا کریں۔ تبھی بچوں کے لئے نمونہ بنیں گے، تبھی امانتوں کا حق ادا کریں گے، تبھی دعوت الی اللہ کا حق ادا کر سکیں گے اور یہ معیار تبھی حاصل ہوں گے۔ جب حقیقت پسند بن کر اپنی خوبیوں کی بجائے اپنی خامیوں کی تلاش کریں گے۔ اپنے قول اور فعل کو درست رکھو اور صدق وصفا کے نمونے دکھاؤ۔ حضرت ابوبکرؓ کی یہ شان تھی کہ بغیر سوال کے ایمان لے آئے، مالی قربانی کے موقع پر گھر کا سارا مال لے آئے، لڑائی کے حکم پر تلوار لے کر نکل کھڑے ہوئے، صلح کی بات کی تو فوراً صلح کے لئے تیار ہوگئے۔ یہ وہ روح ہے جس کی حضرت مسیح موعود نے قائم کرنے کی توقع کی ہے۔ جنگ حنین کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو اطاعت اور جاں نثاری کا نمونہ دکھایا تھا۔ اس نمونہ کی پیروی کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ نصائح صرف ان لوگوں کے لئے نہیں جو قادیان میں رہتے ہیں یا قادیان کے جلسہ میں شامل ہیں۔ بلکہ تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے ہیں۔ جہاں جہاں جلسے ہو رہے ہیں۔ جیسے امریکہ، ویسٹ کوسٹ، مالی، نائیجر، نائیجیریا، سینیگال اور آئیوری کوسٹ میں بھی جلسے ہو رہے ہیں۔ ہر ایک کو حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہنا ہوگا اور نفس کے جہاد کے لئے جو بلایا جا رہا ہے لبیک کہتے ہوئے جمع ہوں اور زہد و تقویٰ، تواضع، انکساری اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ دیں۔ جان، مال اور وقت کی قربانی کا عملی اظہار کریں۔ عبادتوں کے معیار بڑھاتے ہوئے قرب الٰہی کے حصول کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ جو قیامت تک غلبے کا وعدہ ہے اس بشارت سے حصہ لینے کے لئے نفس مطمئنہ کے حصول کی کوشش کریں۔ اختلاف، بخل، رعونت اور خود پسندی کو چھوڑنا ہوگا اور اتحاد، اتفاق، یگانگت اور محبت کو پیدا کریں۔ بھائیوں کے لئے غائبانہ دعائیں کریں۔ خوش قسمت ہے جو متقی ہے۔ بدبخت ہے جو لعنت کے نیچے آتا ہے۔ حضور انور نے خطبہ کے آخر میں دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ جن جگہوں پر احمدی مشکلات میں ان کی پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ہر ایک سے رابطہ ہو

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا۔

''میری بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میں میرا گھر ہو اور ہر ایک گھر میں میری ایک کھڑکی ہو کہ ہر ایک سے ہر ایک وقت واسطہ و رابطہ رہے۔''

(سیرت حضرت مسیح موعود از مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی، صفحہ 42)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

خطبہ جمعہ

سنگاپور، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جاپان کے دورہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا نہایت ایمان افروز اور روح پرور تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گننا اور اس کی انتہا جاننا ممکن نہیں۔ ہر دورہ اور ہر دن ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے شکر کے مضمون کی نئی آگاہی دیتا ہے

ان ممالک کے دوروں کے دوران ہونے والی مختلف تقریبات اور ان کے غیر معمولی نیک اثرات سے متعلق غیروں کے تأثرات کا اجمالی تذکرہ

ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ احمدیت کا وسیع پیمانے پر تعارف ہوا ایک اندازہ کے مطابق اس ریجن کے 46 ممالک میں ساڑھے تین کروڑ افراد تک پیغام پہنچا

بیوت کے افتتاح، ماؤری بادشاہ کی طرف سے خصوصی استقبالیہ تقریب، ماؤری زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت اور متعدد ایمان افروز تفصیلات

مکرم بشیر احمد صاحب کیانی آف کراچی کی شہادت، مکرم میاں عبدالسمیع عمر صاحب آف یوکے اور عزیز مزمل الیاس صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کی وفات مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 نومبر 2013ء بمطابق 15 نبوت 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ چند ہفتے، جیسا کہ آپ جانتے ہیں، مَیں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ اور سنگاپور، جاپان وغیرہ کے دورے پر رہا ہوں۔ جیسا کہ عموماً میرا طریق ہے دوروں کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہوتی ہے واپس آکر اُس کا ذکر کیا کرتا ہوں۔ سو آج مختصراً یہ ذکر آپ کے سامنے کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گننا اور اس کی انتہا جاننا تو ممکن نہیں کیونکہ جب ہم سمجھتے ہیں کہ ہم فضلوں کی حدوں کو چھونے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ فوراً ہی ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے اور ہماری اس غلط فہمی کو دور کر دیتا ہے کہ جن باتوں کو تم بیشمار فضل سمجھتے ہو، یہ تو ابھی ابتدا ہے۔ اب میں تمہیں ایک قدم اَور آگے بڑھاتا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شمار اور اُس کی انتہا جاننا انسانی بس سے باہر ہے۔ خاص طور پر جب اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کا سلسلہ ہر موڑ پر کھڑا ہمیں ایک اور خوشخبری سنا رہا ہو جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے کئے ہیں اور جن کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ فضلوں کی انتہا کا ذکر تو دور کی بات ہے، مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ کس فضل کو لے کر بات شروع کروں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ایک خلاصہ میں پیش کروں گا جو ان سات ہفتوں کے دوران سفر میں ہمیں نظر آئے۔ **ان جگہوں کی کچھ تفصیل تو وکیل التبشیر صاحب کی رپورٹس جو الفضل کو وہ بھیج رہے ہیں، اُس میں شائع ہو رہی ہیں،** اُس میں سے بعض لوگوں نے پڑھ لی ہوں گی لیکن بعض باتوں کی تصویر کھینچنا، تصویر کشی کرنا اور بیان کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ غیروں کے تأثرات جو غیر جماعت کا ذکر کرتے ہوئے کرتے ہیں، اُن کا سو فیصد بیان نہ مَیں کر سکتا ہوں، نہ کوئی اور کر سکتا ہے۔ ہاں ایم ٹی اے پر کچھ حد تک یہ دیکھے جا سکتے ہیں، شاید کچھ آ بھی گئے ہوں۔ انگریزی دان طبقے کے لئے پریس ڈیسک نے اس دفعہ اچھا انتظام کیا ہوا تھا اور دورے کے جو مختلف خاص اہم مواقع تھے اُن کی خبر دنیا کے احمدیوں تک پہنچتی رہی ہے۔ بہرحال ہر دورہ اور ہر دن ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اُس کے شکر کے مضمون کی نئی آگاہی دیتا ہے اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔ بہرحال اب اس تمہید کے بعد مَیں حالاتِ سفر اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کرتا ہوں۔

ہمارے دورے کی پہلی منزل سنگاپور تھی۔ سنگاپور ائیرپورٹ پر سنگاپور کے احمدیوں کے علاوہ انڈونیشیا اور ملائیشیا کے بعض عہدیداران مرد و خواتین بھی آئے ہوئے تھے اور اُن سب کی ایک عجیب جذباتی کیفیت تھی جس کا کچھ اندازہ آپ کو ایم ٹی اے پر خطبے کے دوران بعض جھلکیاں دیکھ کے ہو گیا ہوگا۔ بہرحال سنگاپور کا یہ دورہ تقریباً دس دن کا تھا اور اس میں انڈونیشیا، ملائیشیا، برونائی، فلپائن، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، ویتنام، پاپوانیوگنی، سری لنکا، انڈیا اور میانمار سے آنے والے احمدیوں اور وفود سے ملاقات ہوئی۔ انڈونیشیا سے تقریباً اڑھائی ہزار کی تعداد میں احمدی آئے ہوئے تھے اور ان میں سے اکثر احمدی کوئی ایسے اچھے کھاتے پیتے نہیں تھے لیکن وفا اور اخلاص سے پُر تھے۔ بعض قرض لے کر یا اپنی کوئی چیز بیچ کر یا جائیداد بیچ کر سفر کا خرچ کر کے آئے تھے۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی ایک دفعہ شاید سفر کے دوران کسی خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ ان لوگوں کو فکر تھی تو یہ کہ ہمارے دین کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ دین پر قائم رکھے۔ ان میں سے وہ لوگ بھی تھے جو بڑے عرصے سے تقریباً ایک سال سے گھر سے بے گھر ہیں۔ وہاں کے رہنے والوں نے اُن کو اُن کے گھروں سے نکال دیا ہے اور عارضی shelter میں رہ رہے ہیں لیکن انہوں نے اپنے ایمان کو قربان نہیں کیا ہے بلکہ اِن کے ایمان مزید مضبوط ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ جو جماعتی مصروفیات ہوتی ہیں، meetings ہیں، ملاقاتیں ہیں، کلاسیں ہیں۔ غیروں کے ساتھ جو دوسرے پروگرام تھے، وہ یہاں سنگاپور میں بھی ہوئے۔ ایک پروگرام reception کا تھا، جس میں انڈونیشیا سے آنے والے غیر از جماعت بھی شامل تھے، جن میں پروفیسر بھی تھے، سکالرز بھی تھے، سیاستدان بھی تھے۔ پڑھا لکھا طبقہ تھا اُن میں سے بعض جرنلسٹ بھی تھے۔ دو اخباروں کے جرنلسٹ بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے انٹرویو لیا اور جماعت کے بارے میں تعارف اور جو کچھ جماعت کے ساتھ وہاں ہو رہا ہے اُس کے بارے میں اُن سے کچھ باتیں ہوئیں۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے جو احباب شامل ہوئے اُن میں جیسا کہ میں نے کہا غیر از جماعت بھی تھے، ان کی تعداد اڑتالیس افراد پر مشتمل تھی۔ ان میں یونیورسٹی کے پروفیسر، سابق ممبر پارلیمنٹ، ایک مذہبی جماعت ''نَہْـضَۃُ الْـعُلَـمَـاء'' کے آٹھ نمائندگان بھی اس میں شامل ہوئے اور اُن میں سے ایک یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں جو میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ لیکچر جو تھوڑا سا مختصر خطاب تھا وہ سننے کے بعد کہنے لگے کہ انڈونیشیا آ کے ہماری یونیورسٹی میں بھی لیکچر دیں ہم وہاں arrange کرتے

ہیں۔ میں نے کہا اگر آپ کر سکتے ہیں تو بڑی اچھی بات ہے لیکن جو لوگ وہاں شور مچائیں گے اس کا شاید آپ کو اندازہ نہیں۔ یہ مسلمان ہیں۔ بہرحال اُن میں شرافت بہت تھی۔ بعض سعید فطرت تھے حالانکہ علماء کی کونسلوں کے ممبر تھے۔

سنگاپور کی اس reception میں وہاں کے ایک مہمان Mr. Lee Koon Choy بھی تھے۔ یہ 29 سال تک آٹھ ممالک میں سنگاپور کے سفیر اور ہائی کمشنر رہ چکے ہیں۔ ممبر آف پارلیمنٹ تھے۔ سینئر منسٹر آف سٹیٹ رہ چکے ہیں اور سنگاپور کے بانیوں میں سے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب میں ساٹھ کی دہائی میں مصر میں سفیر تھا اُس وقت مصر کے اور سارے عرب کے حالات بہت اچھے تھے، امن قائم تھا لیکن اب گزشتہ سالوں سے عرب ممالک میں امن برباد ہو گیا ہے اور...... کا ایک غلط تاثر پیش کیا جا رہا ہے۔ کہنے لگے: لیکن مجھے اس بات سے خوشی ہے اور میں اس بات کو سراہتا ہوں کہ احمدیہ (-) جماعت کے سربراہ دنیا کے سامنے حقیقی اور پُرامن (دین) کا نام روشن کر رہے ہیں اور پیغام دے رہے ہیں۔ یہ ابھی بھی باوجودیکہ ریٹائر ہو چکے ہیں، سنگاپور کے ایسے لوگوں میں سے ہیں جن کی وہاں کا ہر شخص بڑی عزت اور احترام کرتا ہے۔

اسی طرح Indonesian Mosque Council's Muslimah Talent Department کے ہیڈ اور سٹیٹ اسلامی یونیورسٹی جکارتہ میں ویمن سٹڈی سینٹر کے ہیڈ اور لیکچرر Mr Ida Rosyidah نے میرا خطاب سننے کے بعد کہا کہ جماعت کو چاہئے کہ وہ ترقی یافتہ ممالک کے علوم وفنون، ترقی پذیر ممالک میں لے کر جائے اور اس طرح یہ عالمی ناانصافی اور غربت سے لڑنے کے لئے سب کی رہنما جماعت بنے۔ یہاں جو میرا لیکچر تھا وہ دنیا کی اقتصادی حالت اور دینِ حق اس بارے میں کیا کہتا ہے کے موضوع پر تھا۔ تو اس بات پر انہوں نے اپنی بات کو آگے بڑھایا۔ کہتے ہیں آج دنیا کی کسی بھی تنظیم کے پاس اس قسم کا نظام اور قیادت نہیں ہے جو جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی دینِ حق کا صحیح نمونہ ہے اور یہ وہاں کی اسلامی یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں۔

پھر تاسک ملایا میں یوتھ مومنٹ کے ایک ممبر ہیں، وہ خطاب کے بعد کہنے لگے کہ یہ تمام انڈونیشین لوگوں تک پہنچنا چاہئے تا کہ وہ امن اور ہم آہنگی پر مشتمل (دینی) تعلیمات کو سمجھ سکیں۔

پھر ایک Mr. Kunto Sofianto صاحب ہیں۔ یہ پی ایچ ڈی ہیں۔ انڈونیشیا میں یونیورسٹی پروفیسر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ انڈونیشیا کے وہ لوگ جو احمدیوں کے مخالف ہیں وہ خلیفۃ المسیح سے ملیں اور ان کی باتیں سنیں تا کہ اُن کے دل کھلیں۔ آج صرف جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہی ہیں جو (دین) کو امن پسند مذہب کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔

پھر انڈونیشین اخبار ٹریبون جابار (Tribune Jabar) کے جرنلسٹ جو احمدیت کے موضوع پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح نے انسانیت، انصاف اور امن پر مبنی اقتصادی نظام کے بارے میں جو تعلیمات بیان کی ہیں اس نے مجھ پر گہرا اثر کیا ہے۔

ایک انگریز نوجوان سنگاپور میں گزشتہ ستائیس سال سے مقیم ہیں اور وہاں انہوں نے اسلام قبول کیا۔ وہیں ایک کمپنی میں کام کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب میں نے پروگرام میں شامل ہونے کا ارادہ کیا تو میری کمپنی والوں نے مجھے روکا کہ اس پروگرام میں شامل نہیں ہونا۔ دو تین بار روکا۔ ہو سکتا ہے یہ کسی (......) کی ہو۔ کہتے ہیں مجھے یہ بھی کہا کہ تمہیں فارغ کر دیں گے۔ لیکن اس کے باوجود میں شامل ہوا۔ پھر اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ مَیں پہلے سے مسلمان ہوں لیکن (دین) کی جو سچی اور حقیقی تعلیم آج سنی ہے وہ زندگی میں پہلی بار سنی ہے اور (دین) کی یہ تصویر پہلی مرتبہ دیکھی ہے۔ بلکہ اس بات پر بھی مائل تھے کہ (-) احمدیت کے بارے میں مزید معلومات لوں گا تا کہ مجھے صحیح (دین) کا پتہ لگ سکے اور میں جماعت میں شامل بھی ہونا چاہوں گا اور جب یہاں یوکے آؤں گا تو ملوں گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کرے۔ اللہ ان کا سینہ کھولے۔

فلپائن سے بھی کچھ لوگ آئے ہوئے تھے۔ اُس کی یونیورسٹی میں ایشین اور اسلامک سٹڈی کے پروفیسر نے یہ اظہار کیا۔ پہلے تو انہوں نے شکریہ ادا کیا کہ ان کو یہاں بلایا گیا، آنے کا موقع دیا گیا، ملاقات ہوئی۔ اور پھر کہتے ہیں کہ جو باتیں ہوئیں (میرے ساتھ بیٹھ کے ان کی کافی باتیں ہوئیں) اُن سے یہی اندازہ لگایا ہے کہ جماعت احمدیہ ہی ہے جو (مومنوں) کو اکٹھا کر سکتی ہے اور میرا کہا کہ انہوں نے اکٹھا کرنے کا جو طریق بتایا ہے یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور قرآنِ کریم کی جو حقیقی تعلیم ہے اُس کی طرف واپس چلے جائیں۔

اسی طرح فلپائن کے ایک سیکرٹری ایجوکیشن رہ چکے ہیں، یہ مسلمان ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جماعت احمدیہ کے بارے میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ جماعت غالب آنے والی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ جس طرح ...... کے زمانے میں مسلمانوں پر ظلم ہوتا تھا آج اسی طرح جماعت احمدیہ پر ظلم ہو رہا ہے۔ جس طرح ...... کو پہلے زمانے میں فتح حاصل ہوئی اُسی طرح آج جماعت احمدیہ کو بھی فتح حاصل ہوگی جو کہ یقینی ہے اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی رہے ہیں۔ احمدیت کو جب عظیم الشان فتح حاصل ہوگی تو ہم بھی اُس میں شامل ہوں گے۔ ان میں سے بعض دل سے تقریباً احمدی ہوئے ہوئے ہیں صرف بعض تنظیمیں وہاں ایسی ہیں جن کا اُن کو خوف ہے۔ یہاں جو مختلف پروگرام تھے ان میں سے اصل پروگرام یہی سنگاپور کی reception کا تھا، باقی تو جمعہ تھا اور ملاقاتیں تھیں۔

بہرحال اس کے بعد آسٹریلیا کا دورہ شروع ہوا۔ وہاں سڈنی (Sydney) میں چند دن رہ کر میلبورن (Melbourne) میں گیا۔ میلبورن وہاں سڈنی سے کوئی آٹھ نو سو میل دور ہے۔ وہاں بھی Princess Reception Centre میں ایک reception تھی۔ اس میں تقریباً 220 کے قریب مختلف شعبہ ہائے زندگی کے مہمان شامل ہوئے۔ جن میں ممبر آف پارلیمنٹ بھی تھے، فوج کے اعلیٰ افسران، بلکہ اُن کے فوج کے جو آرمی چیف ہیں اُن کے نمائندے بھی شامل ہوئے تھے، میجر جنرل کے rank کے آدمی تھے اور مختلف ممالک کے کونسلرز تھے۔ فیڈرل پولیس کے افسران تھے، پھر دوسرے مقامی کونسلر تھے، پروفیسر تھے، اسی طرح مختلف لوگ تھے۔

ایک سٹیٹ ممبر پارلیمنٹ وکٹوریہ Ms. Inga Peulich نے کہا کہ آپ کا یہ پیغام ایسا پیغام ہے جس کی تمام آسٹریلین تائید کرتے ہیں جو کہ مختلف قوموں اور تمدنوں کے باہم اختلاط سے ایک قوم بنے ہیں اور بطور آسٹریلین ہم اس طرح کے اعلیٰ پیغام کو اپنانا چاہتے ہیں اور اسی طرح آپ جیسے لوگوں سے مکمل تعاون کرتے ہیں جو ایسے پیغام کو پہنچا رہے ہیں۔ یہاں بھی (دین) کا پیغام امن اور سلامتی کے بارے میں تھا۔

پھر ایک اَور ممبر آف پارلیمنٹ کہتی ہیں آج جو پیغام آپ نے دیا ہے وہ مذہب سے بالا ہے۔ وہ انسانیت کا پیغام ہے۔ ہمیں سب کو یہی پیغام اپنانا ہے۔ امن، انصاف، رواداری اور خدمتِ انسانیت ایسی خوبیاں ہیں جو امام جماعت احمدیہ نے آج بیان کی ہیں۔ ہم نے انہی خوبیوں کو لے کر چلنا ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ میں اس بات کو جانتی ہوں کہ احمدی عورتیں اس پیغام کو نہ صرف آگے پہنچا رہی ہیں بلکہ عملی طور پر اس پر عمل بھی کر رہی ہیں۔ کہتی ہیں کہ **میں تو یہی جانتی ہوں کہ احمدی بچے بااخلاق، تعلیم یافتہ اور انتہائی مؤدّب ہوتے ہیں۔** بس ہم سب کو یہی خوبیاں اپنانی چاہئیں۔

تو یہ ایک تأثر ہے جو احمدیوں کا دنیا میں اکثر جگہوں پر ہے۔ جرمنی میں بھی یا کہیں بھی جاؤں تو مجھ سے جب باتیں ہوں تو اس حوالے سے وہ ذکر کرتے ہیں۔ پس اس تأثر کو ہر عورت کو، ہر بچے کو آگے بڑھانا چاہئے اور اپنی سوچ ہمیشہ اونچی رکھنی چاہئے۔ کسی قسم کے complex میں آنے کی ضرورت نہیں۔ یہ لوگ ہماری باتیں سننے کے لئے تیار ہیں اور نہ صرف تیار ہیں بلکہ اُس کو پسند کرتے ہیں اور اپنانا چاہتے ہیں۔

اسی طرح یہاں Church of Jesus Christ کے Murray Lobley صاحب تھے۔ کہتے ہیں کہ جس انداز سے امام جماعت احمدیہ نے امن کی بات کو انتہائی عام فہم الفاظ میں بیان کیا ہے ہر آسٹریلین اس کو بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ آج اس ہال میں موجود ہر شخص کے دل کی یہی آواز تھی کہ امن کے قیام کے لئے محبت ہی واحد راستہ ہے اور بہت ہی اچھا ہوا کہ آج ہم یہ پیغام اپنے ساتھ اپنی اپنی communities میں لے کر جائیں گے۔

پھر ایک مہمان نے کہا کہ میں اور میری بیوی گزشتہ اٹھارہ سال سے سچ کی تلاش میں ہیں اور آج رات جو ہم نے سنا وہ سچ کے سوا کچھ نہ تھا۔ امام جماعت کا خطاب ایک مکمل پیغام تھا۔ اب صرف ایک ہی بات ہے کہ ہم سب کو اس پر عمل کرنا چاہئے اور اس پیغام کو اپنے دلوں میں سجا لینا چاہئے۔ خلیفۃ المسیح نے صرف یہ نہیں بتایا کہ امن کیسے قائم ہو سکتا ہے بلکہ یہ بھی بتایا کہ اگر امن قائم نہ ہوا تو کیا ہو سکتا ہے۔

اسی طرح وہاں کا آسٹریلین براڈکاسٹنگ کارپوریشن کا ایک مشہور چینل اے بی سی ہے۔ سرکاری چینل ہے۔ اُس کے ایک جرنلسٹ نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا کہ امام جماعت کا خطاب

انتہائی نپا تُلا اور متوازن اور منصفانہ تھا اور حقیقت پر مبنی تھا اور اس خطاب نے ہمارے ذہنوں کو کھول دیا ہے۔

پھر ایک مہمان خاتون Adrienne Green نے کہا کہ میں بہت فخر محسوس کر رہی ہوں کہ آج میں نے ایک شاندار تقریب میں شمولیت کی اور میں بہت متاثر ہوں جو انہوں نے دنیا میں امن کے قیام کے بارے میں بات کی ہے۔ میں آج برملا یہ بات کہتی ہوں کہ مجھے آپ کے اقدار سے بہت محبت ہے اور میں خواہش کرتی ہوں کہ میرے ملک آسٹریلیا کے لوگ ان اقدار کو زیادہ مضبوطی کے ساتھ اپنائیں اور میں چاہتی ہوں کہ آپ ضرور اپنا پیغام لوگوں تک پہنچائیں۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ اور یہ باتیں کہتے ہوئے موصوفہ کے آنسو نکل رہے تھے۔

ایک کونسلر Knox City کے تھے وہ اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہیں کہ امام جماعت کے خطاب سے ایک بات واضح ہوگئی ہے کہ آپ اس بات کا پرچار کرتے ہیں جو حقیقت میں آپ کا مذہب ہے، یعنی امن و سلامتی کا مذہب۔ امام جماعت نے بالکل درست فرمایا کہ امن کے ذریعہ مسائل کا حل ہی درحقیقت امن کا قیام ہے۔ اس ملک آسٹریلیا کی تاریخ دو سو سال پرانی ہے۔ یعنی Aboriginals جو اس زمین کے اصل مالک ہیں اُن کے علاوہ باہر سے آنے والے افراد تو دو سو سال قبل ہی یہاں آئے۔ آج ایک مذہبی لیڈر کو اتنا خوبصورت اور عظیم الشان پیغام دیتے دیکھ کر ایسا لگا کہ **آسٹریلیا میں تازہ ہوا کا ایک جھونکا آیا ہے۔** کہتے ہیں کہ میں نے یہی بات اپنی بیوی سے کہی تھی کہ جماعت احمدیہ کے افراد کے دلوں کی پُرخلوص محبت اُن کے چہروں اور جذبات سے جھلکتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ یہ احمدیہ کمیونٹی اور زیادہ باہر نکلے اور بہت سے لوگوں کو اپنا امن اور محبت کا پیغام پہنچا دے۔

پس اب آسٹریلیا کے احمدیوں کا کام ہے کہ اس کو لے کر آگے بڑھیں۔

ایک پاکستانی مسلمان بھی وہاں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اس پروگرام کا جو وقار تھا میں نے کسی اور تقریب میں کبھی نہیں دیکھا۔

صومالیہ کے کونسل جنرل بھی موجود تھے۔ کہتے ہیں میں نے ایک ایک لفظ آپ کا انہماک سے سنا اور بڑا اثر ہوا۔

وہاں کویت کے ایک غالب جابر صاحب تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ عرب سپرنگ کے بارے میں تجزیے سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور یہ خطاب جو آپ نے کیا اس میں کافی نڈر لگے لیکن جو کچھ بھی آپ نے کہا وہ بالکل سچائی پر مبنی تھا۔ میرا یہ خیال نہیں تھا کہ تجزیہ اس قدر مکمل اور واضح ہوگا۔

یہاں تو بے شمار لوگ تھے، جیسا کہ میں نے بتایا 220 کے قریب لوگ تھے، ہر ایک نے اپنے تأثرات دیئے، چند ایک کا مَیں نے ذکر کیا ہے۔ اور اس کے بعد پھر جو ملاقات بھی ہوئی تو مَیں نے یہاں کے لوگوں میں دیکھا ہے کہ انتہائی اخلاص سے ملنے والے تھے۔ صرف ظاہری اخلاق دکھانے والے نہیں بلکہ لگ رہا تھا کہ اُن پر باتوں کا اثر بھی ہے۔ اور جن باتوں کا انہوں نے اثر لیا ہے اُس کا پھر انہوں نے علاوہ ان تأثرات کے مجھ سے ملتے ہوئے بڑا اظہار کیا۔

یہاں میلبورن میں احمدیہ سینٹر بھی لیا گیا ہے۔ پہلے کسی خطبہ میں اس کا ذکر نہیں کیا تھا اس لئے اس بارے میں بتا دوں کہ میلبورن میں ہم نے جو نیا سینٹر خریدا ہے یہ ساڑھے سات ایکڑ رقبہ پر ہے اور تعمیر شدہ ایک یہاں عمارت تھی جس کا رقبہ پچیس سو مربع میٹر ہے۔ اور اس رقبہ میں اوپر والا جو مین ہال ہے جس میں ایک محتاط اندازے کے مطابق تین ہزار افراد نماز پڑھ سکتے ہیں اور اتفاق سے یہ تقریباً قبلہ رُخ بھی ہے اور اس بلڈنگ میں دوسرے ہال کو شامل کر کے مجموعی طور پر چار ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ مشن ہاؤس، گیسٹ ہاؤس، دو رہائشی یونٹ، لائبریری، ریڈنگ روم، کچن، سٹور اور اس کے علاوہ ایک اور چھوٹا ہال یہ سب اس میں موجود ہیں۔ اس کی تین پارکنگ ہیں جن میں دو سو سے زائد گاڑیاں کھڑی کی جاسکتی ہیں۔ اگست 2007ء میں یہ درخواست یہاں جمع کروائی گئی تھی کہ ہم لینا چاہتے ہیں تو ہمسایوں نے کئی اعتراضات کئے کہ یہاں (مومنوں) کی عبادتگاہ بنانے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ آخر ڈیڑھ سال کے انتظار کے بعد 2009ء میں سٹی کونسل نے اس سینٹر کو جماعت احمدیہ کو دینے کا فیصلہ کیا اور ایسا فیصلہ ہے کہ تمام کونسلرز نے بلا استثناء اس کے حق میں فیصلہ دیا۔ پہلے یہ ایک کلب تھا، پارک تھا، پھر اس کا status change کر کے اس کو کمیونٹی سینٹر اور مشن ہاؤس کے طور پر رجسٹر کر لیا۔ اور اس کے بعد جیسا کہ میں نے کہا، لوگوں کی رائے بھی آپ نے سنی۔ اکثر لوگوں کی جماعت احمدیہ کے بارے میں رائے بالکل تبدیل ہوگئی ہے۔ اس سینٹر کی خرید پر آٹھ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے تھے۔ پھر اس کو ٹھیک کیا گیا، مرمت کیا گیا، تقریباً ایک اعشاریہ تین ملین ڈالر خرچ ہوا۔ یعنی تیرہ لاکھ ڈالر۔ اس کے علاوہ وقارِ عمل جس طرح ہماری روایت ہے، اس کو کر کے پانچ لاکھ ڈالر کی بچت ویسے بھی کی گئی ہے۔ بہرحال اگر ویسے اس کی value دیکھیں تو یہ اس وقت مارکیٹ میں کم از کم پانچ ملین ڈالر کی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ بڑی سستی چیزیں اللہ تعالیٰ جماعت کو مہیا فرما دیتا ہے۔

پھر سڈنی میں واپس آئے۔ یہاں خلافت جوبلی ہال جو تعمیر ہوا ہے۔ اس کا افتتاح کیا۔ اس میں چودہ سو افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ دو منزلہ دفاتر بنائے گئے ہیں۔ میٹنگ روم ہے، لجنہ کے اور دوسری تنظیموں کے دفاتر ہیں۔ بڑا مین (main) کچن ہے جس میں لنگر خانہ چلتا رہا۔ اِن ڈور گیمز بھی ہال میں کھیلی جاسکتی ہیں۔ افتتاح کے موقع پر یہاں وزیرِ اعظم آسٹریلیا کی نمائندگی میں وہاں کی ایک ممبر آف پارلیمنٹ Concetta Fierravanti Wells آئی ہوئی تھیں۔ پھر فیڈرل ممبر آف پارلیمنٹ تھے۔ Minister for Citizenship تھے۔ اپوزیشن کے لیڈر تھے۔ اسی طرح بہت سارے ممبر آف پارلیمنٹ، پارلیمانی سیکرٹری فار لاء اینڈ جسٹس، پولیس کے افسران، ایریا کمانڈر آف پولیس اور کونسلر اور مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے کافی لوگ یہاں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں خلافت جوبلی کے ہال کا افتتاح تھا اس لئے (دینِ حق) کی تعلیم، جماعت احمدیہ کیا ہے؟ اور اب جماعت احمدیہ میں خلافت کا کیا کردار ہے؟ اس بارے میں مَیں نے کچھ کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا بھی بڑا اچھا اثر ہوا۔

ایک پولیس سپرنٹنڈنٹ نے کہا کہ امام جماعت نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ (دین) کو انتہا پسندوں کے عمل نے بدنام کیا ہے۔ میں اس بات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اس تنقید کا انہوں نے جس طرح امن کے پیغام کے ساتھ جواب دیا ہے، وہ بہت شاندار ہے۔

پھر ایک مہمان اندرا دیوی نے کہا کہ یہ جو خطاب تھا اس میں نہایت عمدہ اور اعلیٰ معلومات تھیں۔ میں (دینِ حق) کے متعلق کوئی کتابچہ حاصل کرنا چاہوں گی جس کی مدد سے میں (دینِ حق) کو بہتر طور پر سمجھ سکوں۔ میں (دینِ حق) کے متعلق متذبذب ہوں لیکن عمومی طور پر یہ دعوت میرے لئے باعث عزت ہے۔ لیکن پھر متذبذب اس لئے ہیں کہ (-) کا بہت سا طبقہ ان باتوں کے خلاف کرتا ہے۔ پس (دین) کی حقیقی تعلیم اب جب اُن کو پتہ لگی تو بہرحال وہاں کے لوگوں کو چاہئے کہ ان سے رابطہ بھی رکھیں اور ان کو لٹریچر مہیا کریں۔ یہاں بھی بڑے اچھے تأثرات اَوروں نے بھی دیئے۔

پھر اس کے بعد آسٹریلیا میں برزبن (Brisbane) میں (بیت) کا افتتاح ہوا ہے۔ وہ آپ نے خطبہ میں سن بھی لیا ہوگا۔ یہاں بھی اُس کے بعد ایک reception تھی۔ اس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے لوگ آئے۔ ممبر آف پارلیمنٹ تھے، پولیس افسر، ڈاکٹر، پروفیسر، ٹیچر، انجینئر اور مختلف آرگنائزیشن کے لوگ اور چرچ کے لوگ، پادری، ہمسائے سب شامل ہوئے۔

ایک ہمسائے Mr. Claus Grimm ہیں جو مذہباً یہودی ہیں۔ انہوں نے (بیت) کی شدید مخالفت کی تھی لیکن (بیت) بننے کے بعد اور جماعت احمدیہ کا رویہ دیکھنے کے بعد اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کا رویہ بالکل بدلا ہوا تھا۔

پھر ایک دوسرے ہمسائے ہیں Mr. Ralph Grimm۔ یہ بھی بڑے سخت مخالف تھے۔ لیکن جب ان کی غلط فہمیاں دور ہوگئیں تو دوست بن گئے اور جماعت کے حق میں پھر یہ آواز اُٹھانے لگ گئے۔ اسی طرح اور بہت سارے دوست ہیں۔

پھر وہیں کے ایک سٹی کونسل Logan کے ڈپٹی میئر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ احمدیہ (-) کمیونٹی خدمت انسانیت میں بہت آگے ہے اور احمدیہ کمیونٹی کی اعلیٰ خدمات اُسے دیگر کمیونٹیز سے ممتاز کرتی ہیں جن میں ہر سال آسٹریلیا کا کلین اَپ کے دوران صفائی کرنا، ریڈکراس کے لئے فنڈ اکٹھے کرنا، بلڈ ڈونیشن اور دیگر فلاحی کام شامل ہیں۔ اسی طرح Queensland میں اس سال کے آغاز میں آنے والے سیلاب کے دوران جماعت احمدیہ کے پچاس افراد نے دو ہفتوں تک مختلف سیلاب زدہ علاقوں میں مدد کی۔ انہوں نے کہا کہ عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ بیرونِ ملک سے ہجرت کر کے یہاں بسنے والے معاشرے میں نہیں گھلتے ملتے۔ لیکن ہم اس بات کا برملا اظہار کرتے ہیں کہ احمدیہ (-) کمیونٹی کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو آسٹریلیا سے پیار کرتے ہیں اور اس ملک کے لئے قابلِ قدر خدمت سرانجام دے رہے ہیں اور یہی محبت اور رواداری ہے جس کی دنیا کو آج

ضرورت ہے۔

پھر پولیس کمشنر بھی وہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی جماعت کی خدمات کو بڑا سراہا اور کہنے لگے کہ جماعت ہمیشہ ہمارے ساتھ مل کر کام کرتی ہے اور تمام لوگوں سے عزت سے پیش آتی ہے اور آپ لوگ اعلیٰ اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ بول رہے تھے تو میرے ساتھ ایک ممبر آف پارلیمنٹ بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس کے بعد جب یہ گئے تو وہ مجھے کہنے لگے کہ یہ جو کمشنر ہیں ہمارے یہاں ان کا سٹیٹس (status) بڑا اونچا ہوتا ہے۔ اور عموماً یہ فنکشنز میں شامل نہیں ہوا کرتے۔ مجھے بڑی حیرت ہو رہی ہے کہ یہاں تم لوگوں کے فنکشن میں یہ آ گئے۔

پھر ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے جب میرا وہ ایڈریس سنا تو کہنے لگے کہ میں جذبات سے بھر گیا ہوں اور بے حد متاثر ہوا ہوں۔ یہ خطاب دل سے کیا گیا تھا۔ اس خطاب نے اس...... کے متعلق ہر ایک کو مطمئن کر دیا ہے۔ امام جماعت کے خطاب کے دوران میں نے خاص طور پر غیر...... سامعین کے چہروں کو دیکھا اور مجھے محسوس ہوا کہ وہ امام جماعت کے اس پیغام کو گرمجوشی سے سراہ رہے ہیں۔

وہاں ایک ممبر آف پارلیمنٹ تھے۔ میرا خیال ہے غالباً یہ وہی ہیں جن کے ساتھ سائنس کے حوالے سے کچھ...... گفتگو بھی ہوئی کہ قرآن کیا کہتا ہے؟ بائبل کیا کہتی ہے؟ تو کہنے لگے کہ میں اعتراف کرتا ہوں کہ قرآن کی تعلیم بائبل سے بالا ہے اور بہتر لگتی ہے۔ بہرحال اُن کو میں نے کہا کہ پھر آپ قرآن شریف پڑھیں بھی اور وہاں کے جو مقامی احمدی تھے اُن سے کہا ان کو بعض آیتوں کے حوالے بھی نکال دیں اور Five Volume Commentary بھی اُن کو دی گئی تو اس طرح (دعوت الی اللہ) کے راستے بھی اللہ کے فضل سے کھلتے ہیں۔

Dr. John صاحب ایک مہمان تھے۔ کہتے ہیں کہ آج رات یہاں آنے سے پہلے میں بہت گھبرایا ہوا تھا کیونکہ میں مسلمان نہیں ہوں اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ مجھ سے کس قسم کا سلوک کیا جائے گا لیکن آج مرزا مسرور احمد نے میری ساری گھبراہٹ دور کر دی ہے۔

یہ آسٹریلیا کا مختصر ذکر ہے۔ پھر وہاں سے ہم نیوزی لینڈ گئے۔ وہاں جو پہلی (بیت) بنی ہے۔ ''بیت المقیت'' اُس کا افتتاح بھی ہوا۔ لیکن اُس افتتاح سے پہلے وہاں کا Maori قبیلہ جو ہے، بہت پرانا قبیلہ ہے، اُس کے بادشاہ کی طرف سے استقبالیہ تھا۔ اور وہاں بادشاہ نے استقبالیہ دیا۔ جس طرح وہ باقی جو ہیڈ آف سٹیٹ آتے ہیں اُن کو استقبالیہ دیتے ہیں، اس طرح سارا انتظام انہوں نے کیا۔ وہاں جماعت احمدیہ کا ''لوائے احمدیت'' بھی اُن کے اپنے جھنڈے کے ساتھ پہلے ہی لہرایا جا رہا تھا۔ بادشاہ عموماً ایسے فنکشن میں چاہے کوئی بھی ہو خود نہیں بیٹھا کرتا لیکن وہاں خود بادشاہ بیٹھے تھے۔ تقریب جو اُن کی ایک روایتی تقریب ہے وہ تو جو ہوئی، اُس کے بعد پھر اُن کا ایک بڑا سارا ہال ہے، وہاں ہمیں لے گئے۔ وہاں اُن سے کچھ باتیں ہوتی رہیں اور پھر اُس کے بعد قرآنِ کریم کا جو ماؤری زبان میں ترجمہ ہوا ہے وہ اُن کو پیش کیا گیا۔ بہرحال بعد میں یہ ایک بڑی پُروقار تقریب تھی۔

اس کے بعد پھر (بیت) کے افتتاح کی جو تقریب تھی ان کے بادشاہ نے وہاں بھی آنے کے لئے کہا بلکہ ان کی ملکہ نے پہلے نہیں آنا تھا لیکن انہوں نے بھی کہا کہ میں بھی آؤں گی اور بعض شخصیات کے ساتھ یہ لوگ وہاں آئے۔

ماؤری زبان میں قرآن کریم کا جو ترجمہ ہے اُس کے بارے میں پہلے میں ذکر کر دوں کہ یہ مکرم شکیل احمد منیر صاحب نے کیا تھا۔ پہلے پندرہ سپارے کئے جو شائع ہو گئے تھے، تو اب مکمل کر دیا ہے۔ اور یہ کوئی زبان دان نہیں ہیں بلکہ فزکس کے پروفیسر ہیں۔ لیکن انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے کہنے پر زبان سیکھی، پھر ترجمہ کرنا شروع کیا۔ اکاسی (81) سال ان کی عمر ہے۔ پچیس سال انہوں نے لگائے۔ زبان بھی سیکھی اور ترجمہ بھی کیا اور کافی وقت ان کو لگا۔ کیونکہ کہتے ہیں ماؤری زبان میں جمع کے صیغے ہیں جن کو سمجھنے میں کافی دیر لگی۔ اور کہتے ہیں کہ میری عمر بھی ایک بہت بڑی رکاوٹ تھی، اخبار نے بھی اس بات کو لکھا۔ بہرحال بڑی محنت سے انہوں نے مسلسل یہ کام کیا۔ بعض روکیں بھی آئیں، مسائل بھی آئے۔ دوسروں سے جو ترجمے کروائے گئے تھے اُن کو جب چیک کیا تو وہ معیار کے نہیں تھے، اسی لئے پھر خود اُن کو توجہ پیدا ہوئی تھی۔ تو اس عمر میں یہ بہت بڑا کام ہے جو انہوں نے کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔

بہرحال اخباروں نے پھر وہاں اس ترجمے کے اوپر کافی لکھا اور اس کو سراہا گیا۔ مجھ سے بھی انہوں نے پوچھا کہ ماؤری قبیلے کے تھوڑے سے لوگ ہیں، (چھوٹا قبیلہ ہے، اتنا بڑا بھی نہیں) تم نے ترجمہ کیوں کیا؟ میں نے کہا ہمارا تو کام ہے ہر زبان میں ترجمہ کرنا کیونکہ ہر ایک کو عربی پڑھنی نہیں آتی۔ اور قرآنِ کریم کا پیغام ہم نے ہر قوم تک پہنچانا ہے۔ اللہ کے فضل سے وہاں ایک ماؤری نے بیعت بھی کی ہے، جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور ایک دو اور تیار بھی ہیں۔ اور یہی میں نے اُن کو کہا کہ اب ترجمہ آیا ہے تو امید ہے انشاءاللہ تعالیٰ اَور لوگ بھی جماعت احمدیہ میں شامل ہوں گے اور (دین حق) کو قبول کریں گے۔

اس کے بعد جیسا کہ میں نے کہا وہاں بیت المقیت نئی بنی ہے اور اس کے حوالے سے وہاں ایک reception بھی تھی اور ماؤری بادشاہ بھی اور ملکہ بھی وہاں آئے، جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اس کے علاوہ بہت ساری نمایاں شخصیات وہاں تھیں۔ ملک کے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے تعلق رکھنے والے لوگ وہاں تھے۔ 107 کے قریب مہمان آئے اور مہمانوں نے جو تأثرات دیئے۔ ان میں Anglican Church کے ایک پادری نے کہا کہ تمام مذاہب کو بغیر کسی مزاحمت کے ایک دوسرے کے ساتھ چلنا چاہئے۔ پھر کہتے ہیں کہ امام جماعت نے جو یہ کہا ہے کہ پریس میں (دین حق) کا نام بدنام کیا جا رہا ہے یہ بھی بالکل درست ہے۔ یہاں میں نے (بیت) کے حوالے سے بات کی اور کس طرح (دین) کو بدنام کیا جاتا ہے اور کس طرح غیر...... پر اس کا غلط تأثر ہے، اُس کے بارے میں کہا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ پریس میں (دین) کا نام جو امام جماعت نے کہا کہ بدنام کیا جا رہا ہے یہ بالکل درست ہے۔ جب کبھی بھی دہشتگردی کا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو میڈیا ہمیشہ مسجد یا مسلمانوں کو نماز ادا کرتے ہوئے ٹی وی پر دکھاتا ہے جس کی وجہ سے غیر مسلم سمجھتے ہیں کہ اسلام اور دہشت گردی کا ایک تعلق ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ (دین) کا تشدد اور دہشتگردی سے کوئی بھی تعلق نہیں اور امام جماعت نے اس کو اپنے خطاب میں ثابت بھی کر دیا ہے۔ بہرحال وہاں پریس اور میڈیا نے ماؤری کا جو فنکشن تھا اُس کو بھی اور (بیت) کے استقبال کو بھی بڑا نمایاں کیا۔

نیوزی لینڈ میں ہی ایک اَور فنکشن تھا۔ اُن کا دارالحکومت جو شہر آکلینڈ (Auckland) سے آٹھ سو میل کے فاصلے پر ہے۔ وہاں ایک ممبر آف پارلیمنٹ کنول جیت سنگھ ہیں، جو ویسے تو سکھ ہیں اور ہندوستان سے اُن کا تعلق ہے، انہوں نے اسے آرگنائز کیا تھا۔ پارلیمنٹ کی عمارت میں جو اُن کا گرینڈ ہال ہے، اُن کے نزدیک بڑا اہم ہال ہے، وہاں یہ فنکشن ہوا جس میں بعض اراکین پارلیمنٹ بھی شامل ہوئے، سفارتکار شامل ہوئے...... ایران کے بھی تھے اور برطانیہ کے بھی ڈپٹی ہائی کمشنر تھے۔ پولیس افسر تھے، یونیورسٹی پروفیسر تھے۔ وہاں بھی امن کے حوالے سے باتیں ہوئیں اور یہ کہ دنیا کو آج کل کیا کرنا چاہئے۔ اور اُس کے بعد پھر خیر ہم نے دیکھا بھی کہ اس پر بھی لوگوں کے کافی اچھے تأثرات تھے۔

نیوزی لینڈ کا جو ایک غیر کمرشل ریڈیو نیٹ ورک ہے، اُس نے اپنا جو ایک پروگرام ''چیک پوائنٹ'' ہے اور بڑا اہم پروگرام ہے، اُس میں بھی جو اُس کا اپنا پرائم ٹائم ہے اُس میں ہمارے پروگرام کے بارے میں خبر دی۔ بہرحال مختلف ملکوں کی اخباروں کا کہ کتنی کوریج ہوئی، یہ میں آخر میں جا کر بیان کروں گا۔

بہرحال نیوزی لینڈ کے یہ دو پروگرام تھے۔ ایک غیروں کے ساتھ (بیت) کا اور دوسرا پارلیمنٹ کے ساتھ۔ اس کے بعد پھر ہم جاپان گئے۔ جاپان میں بھی ایک reception ناگویا میں تھی۔ اس میں بھی 117 مہمان شامل ہوئے، جس میں کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر، کانگریس مین تھے، ناگویا کے میئر تھے، صوبائی پارٹی کے ممبر تھے، شنٹو ازم اور بدھ ازم کے نمائندے تھے۔ مختلف یونیورسٹیوں کے چودہ پروفیسر تھے، وکلاء تھے اور مختلف تنظیموں سے تعلق رکھنے والے مہمان تھے۔

Mr Yoshiaki جو کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر ہیں اور ممبر سٹی پارلیمنٹ ہیں۔ متاثرین کے کیمپ کے انچارج بھی ہیں۔ ایک ہزار کلومیٹر کا سفر کر کے وہاں reception میں آئے تھے، اور کہنے لگے کہ 2011ء میں زلزلہ اور سونامی کے بعد انسانیت کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات ہمارے لئے ناقابلِ فراموش ہیں۔ میں اس بات پر اظہارِ تشکر کے لئے حاضر ہوا ہوں تا کہ اس جماعت اور تنظیم کے سربراہ کو ذاتی طور پر مل سکوں اور یہ بتا سکوں کہ آپ کی جماعت اور ماننے والے آپ کی تعلیمات پر چلتے ہوئے، آپ کی نصائح پر عمل کرتے ہوئے، انسانیت سے ہمدردی کے جذبے سے سرشار ہوتے ہوئے خدمتِ انسانیت کے کاموں میں مصروف ہیں۔ پھر کہتے ہیں

مَیں نے یہ خطاب سنا اور اس یقین پر پہنچا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے امام اور ان کی تعلیمات میں ہی دنیا کے امن کا راز چھپا ہوا ہے۔

پس اگر حقیقی (دین) تعلیم دنیا کو بتائی جائے تو ہر شریف الطبع کو یہ ماننے بغیر چارہ نہیں کہ امن (دین) سے ہی وابستہ ہے۔ اللہ کرے کہ یہ دہشتگرد اور وہ لیڈر جو اپنی طاقت پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں اور غلط کام کر رہے ہیں اُن کو بھی اس بات کی سمجھ آ جائے۔

ایک مشہور وکیل ہیں وہ بھی آئے ہوئے تھے۔ اپنے تأثرات دیتے ہوئے وہ کہنے لگے کہ میں دل کی گہرائیوں سے اپنی محبت اور تشکر کے جذبات کا اظہار کرتا ہوں۔ 1951ء کی سان فرانسسکو میں ہونے والی کانفرنس میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی عظیم الشان تقریر نے اس تعلق کی یعنی جاپان سے جو تعلق ہے، اس کی بنیاد رکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ جاپان سے عدل اور جاپان کا امن دنیا کے لئے بہت اہم ہے کیونکہ مستقبل میں جاپان عالمی امن اور عالمی سیاست میں اہم کردار ادا کرنے والا ہے۔

اُس وقت جاپان کے ساتھ کچھ ایسا سلوک ہو رہا تھا جس پر کانفرنس میں جو سان فرانسسکو میں ہوئی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے جاپان کے حق میں بہت تقریر کی تھی، اُس کا انہوں نے اظہار کیا کہ اس وجہ سے پھر لوگوں پر اثر ہوا اور ہمارے سے رویہ تبدیل ہوا اور اس کی ہم قدر کرتے ہیں۔ اور اس قدر کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمارے تعلق ہیں اور جماعت احمدیہ کے اس تعلق کو مضبوط رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے اُس شخصیت کی آج اپنے ملک میں وہ قدر نہیں جہاں وہ وزیرِ خارجہ رہے اور سکولوں کے کورس میں پرائمری سکول میں تاریخ میں پہلے وزیرِ خارجہ کا نام لکھا ہوتا تھا۔ اب وہاں سے نکال دیا گیا ہے اور پہلا وزیرِ خارجہ کسی اَور کو بنا کے ایک غلط قسم کی تاریخ اب بچوں کو پڑھائی جا رہی ہے۔

پھر کہتے ہیں جاپان میں آنے والے زلزلوں اور سونامی کے بعد جماعت احمدیہ کی خدمات ہمارے لئے ناقابلِ فراموش ہیں۔ افرادِ جماعت احمدیہ کا کردار اور مزاج اور جس ملک میں رہتے ہیں اُس کی خدمت کا جذبہ اس جماعت کو ساری دنیا میں ممتاز بناتا ہے۔

پس یہ وہ اہم چیز ہے جسے ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔

پھر کہتے ہیں کہ آج ہم نے (دینِ حق) کا ایک خوبصورت چہرہ دیکھا ہے اور اس یقین پر پہنچے ہیں کہ اگر دنیا کسی ایک ہاتھ پر جمع ہوسکتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ کا ہاتھ ہی ہے جس کا ایک امام ہے۔

اسی طرح مختلف لوگوں کے تأثرات ہیں۔ بہر حال اس کی تفصیل تو بیان نہیں کی جاسکتی۔ میں نے صرف چند کا مختصر ذکر کیا ہے اور تأثرات بھی پورے بیان نہیں کئے۔ انگریزی دانوں کے لئے تفصیل چھپ بھی جائے گی اور کچھ الفضل میں اور باقی اخباروں میں بھی آ جائے گی۔

اخباروں کی جو سرکولیشن ہے جنہوں نے اس دورے کی اور reception کی خبریں دیں اور reception کے حوالے سے (دین) کا اور جماعت کا پیغام پہنچایا، یا میرے سے جو انٹرویو لئے اور جو براہِ راست ٹیلیویژن پر نشر ہوئے یا ریڈیو پر نشر ہوئے، اُن کے بارے میں کچھ بتا دوں۔ پہلے تو انڈونیشیا ہے۔ یہاں کے اخبار کے نمائندے دو جرنلسٹ آئے ہوئے تھے اُن کا ایک ہفت روزہ Tempo Magazine ہے، اُس نے انٹرویو شائع کیا۔ یہ بڑا مشہور میگزین ہے اور اس کی ہفتہ وار اشاعت ایک لاکھ ہے۔ اس کے علاوہ ایک دوسرا اخبار بھی تھا، انہوں نے بھی اس کو شائع کیا۔

پھر West Java کے دو اخبارات Tribune Jabar اور Kadulatan Rakyat ہیں۔ کوئی ساٹھ ستر ہزار کے قریب ان کی سرکولیشن ہے۔ پھر ایک اور اخبار ہے اُس کی کافی سرکولیشن ہے اُس میں بھی شائع کیا۔

آسٹریلیا میں اصل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے کوریج دی ہے۔ اُن کا جو نیشنل ٹی وی اے بی سی ہے اور پھر National Radio ABC انہوں نے بھی انٹرویو لیا، اُس کی خبر بھی دی، انہوں نے سوالوں کے میرے کافی لمبے جواب بھی لکھ دیئے، اور یہ سارے ملک میں سنا جاتا ہے ریڈیو بھی اور ٹی وی بھی دیکھا جاتا ہے۔ بلکہ ریڈیو پیسفک جزائر میں بھی سنا جاتا ہے۔ اور ڈیڑھ سے دو ملین تک لوگ اس کو سنتے ہیں۔ ABC News آسٹریلیا کا ایک نیشنل نیوز چینل ہے۔ 46 ممالک میں اس کی نشریات سنی جاتی ہیں۔ اور دس ملین سے اوپر لوگ اس کے سننے والے ہیں۔ اس چینل میں جنہوں نے انٹرویو لیا، وہ کہنے لگے کہ یہ کیونکہ آسٹریلیا سے باہر بھی سنا جاتا ہے تو تمہارے اس انٹرویو کا بہت اچھا فیڈ بیک (feed back) مجھے ملا ہے اور میں حیران ہوں کہ دنیا میں لوگوں نے اتنی زیادہ توجہ دی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہوگی اگر آئندہ بھی تم آؤ تو میں کچھ زیادہ وقت لے کے مزید انٹرویو لینا چاہتا ہوں۔

آسٹریلیا کے ٹی وی چینل اے بی سی کے مشہور اور غیر معمولی اہمیت کے حامل پروگرام نیوز لائن میں یہ انٹرویو آیا تھا۔ جیسا کہ میں نے کہا، 46 ممالک میں سنا جاتا ہے۔ جو انٹرویو لینے والے ہیں یہ وہاں کے میڈیا میں مشہور شخص ہیں جو مختلف ممالک کے صدران اور وزرائے اعظم جب آسٹریلیا کا وِزٹ کرتے ہیں تو اُن کے انٹرویو لیتے ہیں۔ اور ان کے پروگراموں کو بڑی اہمیت سے دیکھا اور سنا جاتا ہے۔ اس کو بھی دس سے پندرہ ملین لوگوں نے سنا۔

پھر نیوزی لینڈ کا جو میڈیا ہے اُس کا جائزہ یہ ہے کہ ماؤری ٹی وی، Te Karere ٹی وی وَن پر دکھایا جاتا ہے، اس کے پروگرام میں ماؤری بادشاہ کی طرف سے جو استقبال ہوا تھا اُس کو کوریج دی گئی۔ سارے ملک میں یہ پروگرام دکھایا جاتا ہے۔ ٹی وی وَن ملک کا پہلے نمبر پر آنے والی خبروں اور حالاتِ حاضرہ کا چینل ہے۔ روزانہ چھ لاکھ بیالیس ہزار کے قریب اس کو دیکھنے والے لوگ ہیں۔

بیت المقیت کی رپورٹ انہوں نے دکھائی۔ ماؤری بادشاہ کی طرف سے جو استقبالیہ تھا وہ دکھایا گیا۔ ریڈیو پر بھی اس کی خبر نشر ہوئی۔ اخباروں نے (بیت) کے حوالے سے اور کچھ اُس میں میرے دورے کے حوالے سے بھی خبریں شائع کیں۔ ان میں Sunday Star ملک کا بڑا اخبار ہے، اس کی سرکولیشن ایک لاکھ ساٹھ ہزار ہے لیکن پانچ لاکھ سے اوپر اس کو پڑھنے والے ہیں، باقی جو میرا خیال ہے کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ سے پڑھا جاتا ہے۔

پھر Manukau Courier ہے۔ یہ Auckland کا اخبار ہے، اخبار تو انہتّر ہزار کی تعداد میں شائع ہوتا ہے لیکن ایک لاکھ چورانوے ہزار اس کے پڑھنے والے ہیں۔ Waikato Times جو ہے اس کے بھی پڑھنے والے تقریباً چھیانوے ہزار ہیں۔ آن لائن میڈیا جو ہے، ویب سائٹ سکوپ (website scoop) یہ ملک کی مشہور ترین ویب سائٹ ہے۔ اس کو ساڑھے چار لاکھ کے قریب لوگ وِزٹ کرتے ہیں۔ اس پر یہ خبر آئی اور (بیت) کے افتتاح کے حوالے سے بھی خبر تھی۔

پھر جاپان کا پرنٹ میڈیا ہے۔ Asahi Newspaper۔ آساہی ایک بڑا اخبار ہے، اس کی سرکولیشن دو کروڑ سے زائد ہے۔ اس نے بھی میرے دورے کے حوالے سے میری تصویر دے کے خبر لگائی اور پھر اس میں یہ لکھا کہ (دینِ حق) کے ایک فرقہ احمدیت کے لیڈر لندن سے آئے ہیں۔ اور پہلی (بیت) کے قیام کا اعلان کیا ہے جو پہلے ایک سپورٹس کمپلیکس تھا۔ اور پھر لکھا کہ امام جماعت نے کہا کہ مذہب یا قومیت سے الگ ہو کر ہر شخص اس (بیت) میں آ سکتا ہے۔

بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ جن جرنلسٹس سے جو مختلف انٹرویو ہوئے اور جو باتیں ہوتی رہیں اُن میں (دین) کی خوبصورت تعلیم تو بیان ہوتی ہی ہے، اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد بھی بیان ہوا۔ (دین) میں جنگوں کا تصور کے بارے میں باتیں ہوئیں اور کس طرح جماعت احمدیہ (دعوت الی اللہ) کرتی ہے۔ مسلمان ممالک میں بدامنی اور اُس کے حل کے بارے میں باتیں ہوئیں۔ دنیا میں حقیقی امن کس طرح قائم کیا جاسکتا ہے، اس بارے میں باتیں ہوئیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا مقام ہے اس بارے میں باتیں ہوئیں۔ خلافت اور جماعت کا رشتہ کیا ہے اس بارے میں باتیں ہوئیں۔ پس مختلف مضامین کے لحاظ سے اس میں ایک بڑا وسیع تعارف جماعت کا ہوا۔ اور ان سارے ٹی وی چینل اور ریڈیو اور اخباروں کو اگر جمع کیا جائے تو ان کے اپنے اندازے کے مطابق ان کے سننے والے، دیکھنے والے، پڑھنے والے اس ریجن میں **تقریباً ساڑھے تین کروڑ لوگ ہیں جن تک یہ پیغام پہنچا ہے۔**

پس اللہ تعالیٰ ہر علاقے میں (دین) کی خوبصورت تعلیم کا جو تعارف کروا رہا ہے اور حضرت مسیح موعود کے بارے میں جو دنیا کو پتہ لگ رہا ہے، (دین) کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم جو پیش ہو رہی ہے، وہ حضرت مسیح موعود کا جو یہ ارشاد ہے اس کے مطابق ہے کہ یہ زمانہ تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا زمانہ ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد دوم۔ صفحہ 362-361۔ ایڈیشن 2013ء مطبوعہ لندن)

اور یہ جو میڈیا ہماری کوششوں سے بڑھ کر اتنا زیادہ کوریج دیتا ہے تو یہ اس بات پر اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہے۔ ہمارے لئے تو ایسا ممکن نہیں تھا کہ اتنے وسیع طور پر نہ صرف ان چار ممالک میں بلکہ ان کے ذریعہ باقی چھیالیس ممالک میں بھی جس میں پاکستان بھی شامل ہے، احمدیت کا اور

(دین حق) کا تعارف پہنچا سکتے اور پیغام پہنچا سکتے، کیونکہ وہاں سے بھی مجھے ایک خبر اس انٹرویو کے حوالے سے آئی تھی جو اس میں شائع ہوا تھا۔ پس اگر عقل ہو تو یہی ایک بات جو ہے حضرت مسیح موعود کی صداقت کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”یہ عاجز بحکم وَاَمَّا بِنِعْمَةِ ...... (الضحیٰ:12) اس بات کے اظہار میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ خداوند کریم و رحیم نے محض فضل و کرم سے اُن تمام امور سے اس عاجز کو حصّہ وافرہ دیا ہے اور اِس ناکارہ کو خالی ہاتھ نہیں بھیجا اور نہ بغیر نشانوں کے مامور کیا بلکہ یہ تمام نشان دیئے ہیں جو ظاہر ہو رہے ہیں اور ہوں گے اور خدائے تعالیٰ جب تک کھلے طور پر حجت قائم نہ کرلے تب تک ان نشانوں کو ظاہر کرتا جائے گا“۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 339-338)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور اُن کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

کچھ افسوسناک خبریں بھی ہیں۔ تین جنازے میں ابھی نمازوں کے بعد پڑھاؤں گا جس میں پہلا جنازہ جو ہے ہمارے شہید بھائی مکرم بشیر احمد صاحب کیانی کا ہے جو مکرم عبدالغفور صاحب کیانی کے بیٹے تھے۔ اورنگی ٹاؤن کراچی میں یکم نومبر کو ان کی شہادت ہوئی ہے۔ اپنے ہمسائے محمد اکرم قریشی صاحب کے گیارہ سالہ بیٹے کے ساتھ یہ جمعہ کے لئے جا رہے تھے۔ ایک بجے کے قریب گھر سے نکلے۔ اورنگی ٹاؤن کی بیت الحفیظ کی طرف پیدل ہی جا رہے تھے، کیونکہ تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر ان کا گھر ہے۔ جب (بیت) کے قریب پہنچ چکے تھے تو پیچھے سے ایک موٹر سائیکل پر دو نامعلوم حملہ آوروں نے آکر آپ پر فائرنگ کر دی۔ شدید زخمی ہو گئے۔ ایک گولی ان کو کنپٹی پر لگی، دو گولیاں سینے میں لگیں۔ ساتھ جانے والے بچے کی ٹانگ کی پنڈلی میں ایک گولی لگی جو آر پار گزر گئی۔ بہرحال فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا لیکن وہاں پہنچ کر بشیر کیانی صاحب کی شہادت ہو گئی۔ حملہ آوروں کی فائرنگ سے عزیزم محمد احمد واجد کے علاوہ جس کی ٹانگ میں گولی لگی تھی، وہاں بازار میں کھڑے دو غیر از جماعت بھی زخمی ہو گئے۔ محمد احمد واجد جو بچہ ہے اُس کی مرہم پٹی وغیرہ کے بعد ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا ہے، اور اب بہتر حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو بھی شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

بشیر کیانی صاحب شہید کے بڑے داماد ظہور احمد کیانی صاحب کو 21 راگست کو شہید کیا گیا تھا اور ان کے بیٹے اعجاز احمد کیانی کو 18 ستمبر کو اسی علاقے اورنگی ٹاؤن میں دشمنانِ احمدیت نے شہید کیا تھا۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دو چچا مکرم یوسف کیانی اور سعید کیانی صاحب کے ذریعہ ہوا۔ 1936ء میں انہوں نے بیعت کی اور مطالعہ کرنے کے بعد جماعت مبائعین میں شامل ہوئے۔ بشیر کیانی صاحب میٹرک کی تعلیم کے بعد آرمی میں بطور سپاہی بھرتی ہو گئے اور 1979ء میں آپ کا ٹرانسفر کراچی ہو گیا اور یہیں سے آپ ریٹائر ہوئے۔ مرحوم کی عمر اڑسٹھ (68) سال تھی۔ بڑے خوش اخلاق تھے اور جذباتی طبیعت کے مالک تھے۔ دعوتِ الی اللہ کے انتہائی شوقین تھے۔ جب کہیں موقع ملتا تو دوست احباب کو (دعوت الی اللہ) کرتے۔ انتہائی دلیر اور بہادر شخصیت کے مالک تھے۔ یکے بعد دیگرے داماد اور بیٹے کی شہادت کے بعد خوفزدہ نہیں تھے بلکہ اپنی اولاد کو حوصلے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ شہادت کے روز اپنے بیٹے اعزاز احمد کیانی کو کہا کہ ہم نے خود اپنی حفاظت کرنی ہے اور یہاں سے جانا نہیں۔ ایک قائد علاقہ لکھتے ہیں کہ ان کے بیٹے اعجاز کیانی صاحب کی شہادت کے بعد جب وہ شہید کے خاندان کے جملہ افراد کو چھوڑنے کے لئے ایئر پورٹ گئے تو اعجاز کیانی صاحب شہید کی والدہ کے غم کی حالت کو دیکھتے ہوئے وہیل چیئر منگوائی، جسے دیکھ کر بشیر کیانی صاحب شہید نے کہا کہ ابھی تو میرا ایک ہی بیٹا شہید ہوا ہے، آپ چاہتے ہیں کہ ہم ابھی سے بیٹھ جائیں؟ غیرت رکھنے والے تھے۔ سعودی عرب میں ان کی آرمی سروس کے دوران پوسٹنگ ہوئی۔ لیکن وہاں شرط یہ تھی کہ اپنے پاسپورٹوں پر احمدیت کا نام نہ لکھیں۔ انہوں نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ بے شک میں نہ جاؤں، یہ شرط مجھے قبول نہیں۔ شہید مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ فاطمہ بشیر کیانی صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے اعزاز کیانی اور شہباز کیانی چھوڑے ہیں۔ پانچ بیٹیاں ہیں۔ ایک طاہرہ ظہور کیانی ہے جو شہید کی بیوہ ہیں۔ پھر ناہیدہ طیب، شاہدہ بشیر، ساجدہ بشیر اور وجیہہ کنول۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بشیر کیانی صاحب کے بارے میں اُن کی ایک عزیزہ نے لکھا کہ کراچی میں آپ کے دو عزیز شہید کر دیئے گئے تو میں نے اُن کو کہا کہ کراچی چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟ بڑے غم کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے، آنکھوں میں آنسو تھے تو ایک دم جھکی ہوئی کمر کو سیدھی کر کے کھڑے ہو گئے۔ کہنے لگے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ ہم نے تو احمدیت کو زمین کے کناروں تک پھیلانا ہے اور تم کہہ رہی ہو کراچی چھوڑ دیں۔ یہ قربانیاں ہمارے حوصلے کو بلند کرنے والی ہیں۔ دشمن ہمارے ایمان کمزور نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ دشمن کی پکڑ کے بھی جلدی سامان کرے۔

دوسرا جنازہ تو یہاں بعض لوگ پڑھ چکے ہوں گے۔ یہیں کے رہنے والے ہمارے بھائی میاں عبدالسمیع عمر صاحب تھے۔ ان کو دل کا عارضہ تھا۔ ان کا آپریشن ہوا لیکن کامیاب نہیں ہو سکا اور اس دوران میں ہی کچھ عرصے بعد وفات ہو گئی۔ 69 سال ان کی عمر تھی۔

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پوتے تھے اور مفتی محمد صادق صاحب کے نواسے تھے۔ مجلس انصار اللہ یو کے والے تو جانتے ہیں، یہاں خدمت کرتے رہے ہیں، قائد تعلیم تھے، قائد تربیت تھے۔ بڑے اخلاص اور وفا سے، محنت سے کام کرتے رہے۔ دعا گو اور حلیم اور شفیق، منکسر المزاج، صلہ رحمی کرنے والے، متوکل انسان تھے۔ خلافت سے بڑی محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ کوئی بھی ان کا کام ہوتا تو یہ مجھے ضرور اطلاع دیا کرتے تھے۔ بڑی اچھی ان کی تلاوت تھی۔ ان کے ایک بھائی منیر عمر صاحب 28 رمئی 2010ء میں شہید ہو گئے تھے۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں ایک اہلیہ اور بیٹی اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

تیسرا جنازہ عزیزم مزمل الیاس کا ہے۔ یہ طالب علم جامعہ احمدیہ تھے۔ چک چٹھہ ضلع حافظ آباد کے رہنے والے تھے۔ اچانک جامعہ میں ہی 9 ستمبر کو فجر کے وقت ان کی وفات ہو گئی۔ سترہ سال ان کی عمر تھی۔ درجہ ممہدہ جامعہ کے طالب علم تھے اور بڑے شوق سے جامعہ میں داخل ہوئے تھے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی جو مرضی تھی وہ ہوا۔ لیکن سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل کہتے ہیں کہ نمازوں کے بڑے پابند، باقاعدہ تلاوت کرنے والے اور حضرت مسیح موعود کی کتب کا بڑے شوق سے مطالعہ کرنے والے تھے۔ میرے خطبات بڑے غور سے سنتے تھے اور بڑی محبت سے سنتے تھے۔ ان کے نانا نے کہا کہ نماز تہجد اس نے کبھی نہیں چھوڑی۔ حفاظتِ مرکز کی ڈیوٹیوں کے دوران اکثر شہادت کی تمنا کیا کرتے تھے۔ ان کے والدین نے بھی بڑا صبر دکھایا ہے اور انہوں نے کہا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں اور اُس کے شکرگزار ہیں کہ ہمارے بچے کی قربانی کو اتنی جلدی قبول فرما لیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور والدین کو بھی صبر عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ جسم میں شدید درد رہتا ہے۔ چلنا پھرنا مشکل ہے اور صاحب فراش ہیں۔ آپ کو راولپنڈی میں بطور صدر اور سیالکوٹ میں بطور قائد ضلع خدمات دینیہ کی سعادت ملتی رہی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ عبدالمجید صاحب شہید دارالنصر غربی حبیب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔ کہ میرے بھائی مکرم بشارت احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چار لڑکیوں کے بعد 26 نومبر 2013ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام فغان احمد صاحب رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم حسن محمد صاحب مرحوم نسوالی ضلع گجرات کا پوتا اور مکرم محمد خان چٹھہ صاحب کوٹ ہرا کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر والا، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنی نوع انسان کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 55 سال
تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کا مشہور عالم شافی علاج
نور نظر: نرینہ اولاد کیلئے کامیاب دوا
حب امید/حب قلب الحجر: معین حمل گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

6 جنوری 2014ء

1:35 am	One minute Challenge
2:10 am	پریس پوائنٹ
3:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جنوری 2014ء
4:20 am	سوال و جواب
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	یسرنا القرآن
6:15 am	گلشن وقف نو
7:15 am	One minute Challenge
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جنوری 2014ء
8:50 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:35 am	الترتیل
12:05 pm	حضور انور کا دورہ یوکے: بیت البرکات برمنگھم کا جائزہ
12:35 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:10 pm	طب و صحت
1:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ پروگرام 7 جون 1999ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اکتوبر 2013ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:20 pm	Apple of Kashmir
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مارچ 2008ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	Apple of Kashmir
8:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ یوکے
11:50 pm	شمائل نبویؐ

7 جنوری 2014ء

12:30 am	پریس پوائنٹ
1:35 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اکتوبر 2008ء
3:50 am	Apple of Kashmir
4:20 am	شمائل نبویؐ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 am	الترتیل
6:25 am	حضور انور کا دورہ یوکے
6:55 am	کڈز ٹائم
7:30 am	طب و صحت
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اکتوبر 2008ء
8:55 am	شمائل نبویؐ
9:30 am	سیرت حضرت مسیح موعود
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 26 جون 2011ء
1:00 pm	ہماری تعلیم
1:30 pm	آسٹریلین سروس
2:00 pm	سوال و جواب 19 مارچ 1994ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مارچ 2008ء
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	سپینش سروس
8:45 pm	سیمینار سیرت النبی ﷺ
9:45 pm	کوئیز۔ جنرل نالج
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

8 جنوری 2014ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جنوری 2014ء
1:35 am	ہماری تعلیم
2:00 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
3:00 am	آسٹریلین سروس
3:35 am	سپین میں احمدیت
4:00 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	جلسہ سالانہ جرمنی
7:20 am	کوئیز۔ جنرل نالج
8:00 am	آسٹریلین سروس
8:30 am	سیمینار سیرت النبی ﷺ
9:35 am	سپین میں احمدیت
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:35 am	الترتیل
12:05 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 25 جون 2011ء
1:00 pm	ریئل ٹاک
2:00 pm	سوال و جواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	سواحیلی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:40 pm	الترتیل
6:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مارچ 2008ء
7:15 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	دینی و فقہی مسائل
8:45 pm	آخری زمانہ کی علامات
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

"فری غذائی آگاہی کیمپ"

تجربہ کار غذائی ماہر (Clinical Nutritionist) کی زیرنگرانی مورخہ 2 جنوری 2014ء صبح 11 بجے موٹاپا، عورتوں، سکول جانے والے بچوں اور کمزور افراد کی غذا کے متعلق مفید مشوروں سے پُر ایک لیکچر و کیمپ کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ کیمپ میں مفت BMI,IBW,OVERWEIGHT/UNDERWEIGHT چیک کیا جائے گا۔ نیز ریفریشمنٹ اور فری ادویات کا بھی اہتمام ہوگا۔ گنجائش محدود ہے لہٰذا قبل از وقت بذریعہ فون کال فری رجسٹریشن کروالیں۔

مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ 047-6213944, 6214499

فاران ریسٹورنٹ لذیذ کھانے۔ عمدہ ماحول

فاران ریسٹورنٹ اب صبح 10 بجے سے رات 10 بجے تک بغیر کسی وقفہ کے کھلا کرے گا۔ جس میں چکن کڑاہی، مٹن کڑاہی، قورمہ، قیمہ، دال ماش، چکن فرائیڈ رائس، ایگ فرائیڈ رائس، چکن کارن سوپ، چکن تکہ، چپل کباب، شامی کباب، مچھلی اور کٹلس وغیرہ دستیاب ہوں گے۔ "فاران سپیشل" میں چکن مکھنی کڑاہی، چکن بون لیس مکھنی، چکن پیپر چلی شامل ہیں۔

مختلف تقریبات کے لئے وسیع گراسی پلاٹ اور لذیذ کھانے آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔

فاران ریسٹورنٹ پر صبح 10 بجے سے چائے کے لوازمات بھی نہایت عمدہ اور تازہ مثلاً سینڈوچ، کٹلس، پکوڑے مہیا ہوں گے۔ شام کی چائے کا بھی اچھا انتظام ہے۔ دعوتوں اور پارٹیوں کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔

فاران ریسٹورنٹ

مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ فون: 0476213653

دارالرحمت غربی محمد اسلم: 0331-7729338

ربوہ میں طلوع و غروب 31۔ دسمبر

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	5:17

حبوب مفید اٹھرا

ایک ماہ کی دوا/-140 روپے مکمل کورس/-1650 روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ NASIR ناصر

PH:047-6212434,6211434

نیوٹریشنسٹ کی آمد

صبح 10 بجے تا 2 بجے دوپہر موٹاپا، سوکھا پن، بلڈ شوگر، بلڈ پریشر، جگر کے امراض، بانجھ پن، کینسر، جوڑوں کی درد کے مریض مشورہ کریں۔

مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ

047-6213944, 047-6214499

نوزائیدہ اور شیرخوار بچوں کے امراض

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز

ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)

عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ

بیج جیولرز اینڈ ڈرچینگ

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148

فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173

شہزاد گارمنٹس

تمام سکول و کالجز کے یونیفارم، جرسی، جینز لیڈیز، جینٹس اور بچگانہ جرسی کی نئی ورائٹی کے لئے شہزاد گارمنٹس پر تشریف لائیں۔

محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

0333-9798525 محمد اشرف

تاج نیلام گھر

ہر قسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔ مثلاً۔ فرنیچر، کراکری، A-C، فریج، کارپٹ، جوسر گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ

رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ

03317797210

047-6212633 پروپرائیٹر: شاہد محمود

مکان برائے فروخت

برقبہ 10 مرلہ واقع دارالصدر شمالی انوار برائے فروخت ہے

رابطہ: 0333-4461868

FR-10